

## کتب خانہ خیریہ ☆ پشاور کے مخطوطات

عارف نوشاہی ☆☆

زیر نظر مقالے میں ان تمام مخطوطات کی مجمل فہرست پیش کی جا رہی ہے جو ستمبر ۱۹۹۵ء تک کتب خانہ خیریہ محلہ مرشد آباد شریف، پشاور میں جمع ہو چکے تھے۔ صاحب کتب خانہ ابو الخیر پیر عبد اللہ جان مجددی نے یہ مخطوطات مختلف کتب فروشوں اور اصحاب علم کے ذریعے خریدے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے راقم السطور نے کئی سال پہلے محمد اقبال مجددی صاحب (لاہور) کی تحویل میں دیکھے تھے جن کی رپورٹ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان تالیف احمد منزوی شائع کردہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد (تیرہ جلدوں) میں شائع ہو چکی ہے۔ مجددی صاحب کا اس وقت خیال تھا کہ وہ یہ نسخے اپنے لیے حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے مگر بوجہ ایسا نہیں ہو سکا، لہذا اب انہوں نے یہ نسخے کتب خانہ خیریہ کو فراہم کر دیے ہیں۔ ہم نے ایسے تمام نسخوں کی تفصیل سے گریز کیا ہے اور فہرست مشترک کے حوالے پر اکتفا کیا ہے۔

اس فہرست میں صوفیا کے بعض اہم تذکروں کا تعارف شامل ہے جن پر ابھی تک کام نہیں ہوا۔ امید ہے محققین آگے آئیں گے اور اس ذخیرے سے استفادہ کریں گے۔ میں صاحب کتابخانہ کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے فراخ دلی سے مجھے ان مخطوطات کی فہرست تیار کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

☆ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک بزرگ ابو الخیر محمد عبد اللہ خان مجددی پشاور میں "مرشد آباد" کے مقام پر ظاہری و باطنی علوم کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہیں۔ موصوف کاتب خانہ ان کے علمی ذوق کا آئینہ دار ہے، اور انہی کی کینت سے منسوب "کتب خانہ خیریہ" کے نام سے موسوم ہے۔

☆☆ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

## قرآن کریم کا ایک عدیم النظیر نسخہ

ہم مقالے کا افتتاح قرآن الکریم کے دو پاروں (پہلا اور تیسواں) کے ایک ایسے نسخے کے تعارف سے کر رہے ہیں جو اپنی نوعیت میں عدیم النظیر ہے۔ اسے حضرت پیر محمد عبداللہ جان مدظلہ نے لاہور کے معروف خطاط خورشید گوہر قلم صاحب سے ۱۹۸۷ء میں لکھوایا۔ اس کا پہلا پارہ دربار عالیہ مرشد آباد شریف یعنی حضرت حاجی محمد جان نقشبندی مجددی المعروف حضرت بابا جی کے مزار اقدس پر رکھا ہے۔ (۱) اور پارہ عم کتب خانے کی زینت ہے جسے بنظر غائر دیکھنے کا موقع ملا۔ اس میں تین ہزار سات سو اسلامی رسم الخط استعمال کیے گئے ہیں۔ صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مختلف اسلامی ممالک میں رائج قدیم دیوانی رسم الخط کی آٹھ سو تیس اقسام میں لکھا گیا ہے۔ ہر ورق تقریباً جداگانہ رسم الخط میں ہے۔ ایک ورق پر گاہ صرف ایک آیت اور گاہ پوری سورہ تحریر کی گئی ہے۔ لکھائی کے لئے ۲۷ انچ x ۲۱ انچ تقطیع کا موٹا آرٹ کارڈ استعمال کیا گیا ہے۔ اس پارے کے ایک سو چوتھراوراق ہیں۔ اس کی تصحیح یعنی پروف خوانی قاری غلام حسن الخیری نے کی ہے۔ دونوں پاروں کی جلد بندی میں بھی خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ لاہور کے نامور صحاف حاجی محمد بشیر انبالوی کے صحاف خانہ انبالہ میں اس نسخے کے شایان شان بے حد نظر نواز اور مضبوط جلد تیار کی گئی ہے۔

☆ امینیہ (فتاویٰ فارسی، نشر، شمارہ ۱۱، نستعلیق، بارہویں صدی، ناقص الاخر

اس کے مصنف محمد امین بن عبید اللہ مومن آبادی بخاری ہیں جو ایام جوانی میں بخارا کے فقہا کی خدمت کرتے رہے ہیں (مقدمہ)۔ اسی مصنف نے سراجی کی شرح ۹۵۸ھ میں لکھی تھی۔

آغاز: یا داہما للفضل غنیا بتوفیق مجاہدک و یا باسطلایا یدینا لتمنیق۔

☆ انفع الوسائل (مناقب، فارسی، نظم)، شمارہ ۳۸

از شیخ احمد کشمیری۔ وہی نسخہ مجددی ہے جو مشترک، جلد ۸ صفحہ ۱۳۹۳ پر مذکور ہوا ہے۔

☆ انیس الطالین وعدة السالکین (مناقب، فارسی، نثر، شماره ۳۶، نستعلیق، تیرہویں صدی ہجری، ۳۳۲ صفحات۔

صلاح بن مبارک بخاری کی یہ تصنیف خواجہ بہاء الدین نقشبند کے حالات و مقامات پر ہے۔ لاہور اور تہران سے چھپ چکی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک جلد ۱۱ صفحہ ۸۰۸۔

☆ بیان العارفین (تذکرہ، فارسی، نثر، شماره ۳۲، نستعلیق، بقلم امیر علی نظامانی، بفرمائش میاں محمد صلاح، کاتب میاں سلامت کا مرید تھا، ۹ ربیع الثانی ۱۲۶۷ھ، ۲۰۴ صفحات۔

یہ تذکرہ محمد رضا بن عبدالواسع المعروف میر دریائی نے ۱۰۳۸ھ میں سید عبدالکریم متعلوی سندھی (۲۰ شعبان ۹۴۴ھ - ۷ ذی القعدہ ۱۰۳۲ھ) کے حالات و ملفوظات میں لکھا ہے متعلوی کے حالات کے لیے دیکھئے: دین محمد وفائی، تذکرہ مشاہیر سند، حیدر آباد، ۱۹۷۵ء، جلد ۲ صفحہ ۱۹۹، اس تذکرے میں سید عبدالکریم کی وفات سوا ۱۰۲۳ھ چھپ گئی ہے اور دوسرے مخطوطہ کے لیے: مشترک ج ۳، ص ۱۳۲۵،

ہمارا نسخہ ابتدا سے ناقص ہے اور باب سوم کی پہلی فصل کے اس جملے سے شروع ہوتا ہے "شیخ پتہ رحمہ اللہ علیہ کہ در آن موضع برقلہ کوھی مقام دارد"۔ اس کتاب کا چوتھا باب سید عبدالکریم کے محبت و شوق و وجد و سماع کے بیان میں، پانچواں باب توحید اور اس کی بلند معنی مثالوں کے بیان میں، چھٹا باب عبدالکریم کی بیان کردہ متقدم اور متاخر انبیاء و اولیا کی حکایات کے بیان میں، اس باب کی تیسری فصل میں سندھ کے اولیا اور بزرگوں کی حکایتیں ہیں۔ ساتواں باب سید عبدالکریم کے تصرفات، خوارق عادات و برکات و کرامات اور خاتمہ کتاب ان کے ذکر و وفات میں ہے۔

☆ تاریخ ماوراء النہر (فارسی، نثر، شماره ۷۴، نستعلیق خفی، دسویں صدی ہجری، عنوانات سرخ یہ ایک ضخیم تاریخ ہے۔ نسخہ ناقص الطرفین ہونے کے باعث اس کا نام اور مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کا ابتدائی عنوان "ذکر لشکر کشیدن سلطان بار دیگر بولایت ترکستان دران اوان کہ سلطان محمد خوارزمشاہ بہ طوی سلطان عثمان اشتغال داشت" اور آخری عنوان "ذکر حکومت معزالدولہ احمد بن بویہ در سنہ اشہی و عشر و ثلثمائے" ہے۔ نسخے کی ابتدا اس عبارت سے ہو رہی ہے: تقدیم مشورت خوارزم شاہ با سپاہی ہمہ یکدل و آمین گسل۔

☆ حقایق الدقایق (فارسی، نظم)، شمارہ ۳۳، نستعلیق، بقلم ملا خیر محمد بن حاجی دلاسا خان در قریہ آب جلیل از دیہات ہرات، چودھویں صدی ہجری، ناقص الاول۔  
یہ مثنوی مولانا روم کا انتخاب ہے جو ان کے ایک مرید احمد رومی نے کیا ہے۔ دیکھیے:  
مشترک ج ۳، ص ۱۳۵۳۔

☆ خلاصہ المعارف (عرفان، فارسی، نثر)، شمارہ ۶۔

سید آدم بنوری نقشبندی (م ۱۰۵۳ھ) کی معروف تصنیف ہے۔ جسے انہوں نے دو حصوں میں لکھا ہے۔ پہلے حصے میں کتاب لکھنے کا سبب وہ یوں بتاتے ہیں:

"چون اکثر اوقات بعض یاران اظہار داعیہ می کردند کہ چیزی از حقایق و معارف اہل عرفان و سلوک ایشان تحریر افتد و فقیر بنا بر نظر عجز و اعتقار حال خود بہ ادای آن جرأت نمی کرد۔ اکنون کہ درسہ ہزار و سی و پنجم (کذا) قصد سفر مبارک حرمین غالب آمد و نیز بہ خاطر رسید کہ حضرت ۰۰۰ خواجہ احرار ۰۰۰ فرمودہ است کہ طریقہ حضرات خواجگان را آسان ندانند ۰۰۰ فلا جرم خواست کہ قبول آن التماس یاران نماید ۰۰۰ پس کلمات چند در سلوک ظاہری و معارف اسرار باطنی از قدسیہ و انبیہ و از فقرات و نعمات و رشحات و از کتب و تصانیف اکابر کہ بغایت متبرک و معتبراند و مشتمل بر بعضی حقایق و دقایق غریبہ نزد یاران صحبت حاضر بودند منتخب طور مرقوم می کردند و پارہ معارف زواید کہ مد آمان بود نیز در کتاب ۰۰۰ مندرج خواهد شد۔"

ترجمہ: چونکہ اکثر اوقات بعض احباب کہتے رہتے تھے کہ اہل عرفان و سلوک کے حقائق و معارف میں کوئی چیز لکھی جائے لیکن فقیر اپنی عاجزی کے باعث یہ فرمائش پوری کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ لیکن اب جب ۱۰۳۵ ہجری میں حرمین شریفین کا مبارک سفر در پیش ہے اور دل میں یہ خیال بھی آیا کہ حضرت خواجہ (عبید اللہ) احرار نے فرمایا ہے کہ حضرات خواجگان کے طریقے کو آسان نہیں جانا چاہیے تو ناگزیر احباب کی درخواست مان لی۔ پس ظاہری سلوک سے چند کلمات اور باطنی اسرار کے معارف (خواجہ محمد پارسا کے رسالہ) قدسیہ (مولانا یعقوب چرنی کے) انبیہ (خواجہ احرار کے) فقرات (جہاں کی) نعمات (الانس) اور (کاشفی کی) رشحات (بین الحیات) اور دیگر اکابر کی کتب اور تصانیف سے جو کہ بے حد معتبر اور متبرک ہیں اور کچھ نادر حقائق و دقایق جو حاضر باش احباب بطور انتخاب نقل کر لیتے تھے اور اس کے علاوہ کچھ اور معارف جو ان

احباب کے پاس نہیں تھے، اس کتاب میں درج ہوں گے۔

کتاب کا پہلا حصہ ۱۰۳۷ھ کے اوائل میں مکمل ہوا۔ کتاب کے دوسرے حصے کے بارے میں مصنف نے حصہ اول کے آخر میں نہایت اہم وضاحت اور ہدایت تحریر کی ہے، وہ لکھتے ہیں۔

"این درویش در عبادت و علم ظاہر چندان دخلی نہداشت۔ بہر کیف ہرچہ بہ تقاضای وقت میسر شد و بی گاہش بہ خاطر رسید، بہ التماس بعضی طالبان در قلم آمد و نیک روشن است کہ عبارت آرائی و تکلف نمائی از تقوی و تصوف دور است ۰۰۰ چون در جلد ثانی این کتاب بغایت معارف غامضہ وارد شدہ است، سعی لازم است کہ ہر کہ نقل کند بتوجہ تمام بہ مقابلہ اصل موافق سازد۔ در نقل کمی و زیادتی نکند تا باشد کہ بہ نور فیض کریمہ والذینہم لامانم راعون مستقیض گردند چرکہ چنان اسرار پر دقایق واقع شدہ اند کہ بہ تغیر لفظی بلکہ حرفی تغیر معاملہ می گردد و سخن از جای بہ جای می رود۔"

ترجمہ: اس درویش کو عبادت اور ظاہری علم میں چنداں دخل نہیں ہے۔ بہر کیف وقت کے تقاضے کے مطابق جو کچھ میسر ہوا اور خیال میں آیا احباب کی درخواست کے پیش نظر سپرد قلم کر دیا گیا۔ یہ بات اچھی طرح واضح ہے کہ عبارات آرائی اور پر تکلف تحریر کا تقوی اور تصوف سے کوئی تعلق نہیں۔ چونکہ اس کتاب کی دوسری جلد میں بہت ہی مشکل معارف تحریر ہوئے ہیں لہذا کوشش لازم ہے کہ جو کوئی بھی (یہ جلد) نقل کرے نہایت توجہ کے ساتھ اصل کے ساتھ مقابلہ کر کے اس کے مطابق بنائے، نقل میں کمی و بیشی نہ کرے، شاید اس طرح آیہ شریفہ والذینم لامانم کا فیض اس کے شامل حال ہو۔ کیونکہ ایسے پر دقایق اسرار و رموز واقع ہوئے ہیں کہ محض ایک لفظ بلکہ ایک حرف بدل دینے سے پوری بات بدل جائے گی اور بات کچھ سے کچھ بن جائے گی۔

خلاصہ المعارف کا حصہ اول (شمارہ ۶) ایک مجموعے میں صفحہ ۲ تا ۵۰۵ نقل ہوا ہے۔ یہ خط نستعلیق میں ہے اور تیرہویں صدی ہجری میں کتابت ہوا ہے۔ اسی مجموعے میں صفحہ ۵۰۶ تا ۵۲۵ نماز جمعہ کے بعد چار رکعت نماز کو نصف کر کے پڑھنے کے بارے میں ایک عربی و فارسی رسالہ تحریر ہوا ہے۔ مصنف کا نام درج نہیں ہے۔ لیکن میرے خیال میں اس کا تعلق سلسلہ مجددیہ سے ہے، کیونکہ ایک جگہ اس نے حضرت آدم بنوری کا حوالہ یوں دیا ہے: آنچہ حضرت شیخ

معزالدین ابو عبدالله سید آدم علیہ الرحمہ می فرمودہ اند اینکہ بعضی در دیار ما بعد از ادای نماز جمعہ چار رکعت فرض پیشین احتیاطاً می گزارند، خطای کنند" (صفحہ ۵۱۶) یعنی حضرت شیخ ۰۰۰ آدم فرماتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں جو لوگ نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد نماز ظہر کے چار رکعت فرض احتیاطاً پڑھتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں۔ مصنف ایک اور جگہ لکھتا ہے: "برین تقدیر در مصریٰ سرھند و کابل و امثالہما صحیح شک نیست" (ص ۵۲۶) یعنی اس طرح سرھند اور کابل اور اس طرح کی آبادیوں کی مصریٰ (شہر ہونے) میں کوئی شک نہیں ہے۔ مصنف نے آگے کر چل ایک پتے کی بات لکھی ہے: "پس برین تقدیر می توان گفت کہ امثال بنور و انبالہ و سلطان پور و شاہجہان پور و گجرات و جلال آباد و تالقان و قدوز بلاشک و شبہ مصر باشد و چہارگانی ظہر را نباید کہ در انما گزارند زیرا کہ این مواضع و قبسات و بلاد مذکور را اہل ہند در عرف خویش شہری نامند و از جملہ شہرہا تعدادی کنند۔ اگرچہ اہل روم و شام مصرند انہذا زیرا کہ نمی دانند و شیندہ اند"۔ یعنی اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ بنور، انبالہ، سلطان پور، شاہجہان پور، گجرات، جلال آباد، تالقان اور قدوز جیسی بستیاں بلاشک و شبہ مصر (شہر) ہیں اور وہاں نماز ظہر کے چار رکعت فرض نہیں پڑھنے چاہیں کیونکہ مذکورہ دیہات، قبسات اور شہروں کو اہل ہند اپنے عرف میں شہری نام دیتے ہیں اور انہیں شہروں میں شمار کرتے ہیں۔ اگرچہ اہل روم و شام انہیں شہر نہیں سمجھتے کیونکہ وہ نہیں جانتے اور نہ ہی انہوں نے ان کے بارے میں کچھ سن رکھا ہے۔

اس رسالے کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے: "الحمد لله ۰۰۰ فقد اکثر السوال منی جمع من الاخوان الذین لا بدلی من اجابتم ان ینکتب لنا روايات عدیدہ فی تصنیف (کذا) صلوٰۃ الاربع التي بعد الجمعہ لتأیید قول سیدنا و شیعنا علیہ الرحمہ ۰۰۰ و صممت الیہ من درر الفراید و غرر الفوائد و رتبہ علی خمسہ ابواب"۔

مذکورہ پانچ ابواب کی تفصیل اس طرح ہے: ۱۔ روایات و منقولات ۲۔ تحریرات - ۳۔ فوائد مناسبات و حاصل مرویات ۴۔ ترجمت و تعبیرات ۵۔ حاصل رسائل مخالفین۔

اب ہم دوبارہ خلاصہ المعارف کی دوسری جلد (شمارہ نسخہ ۷) کی طرف لوٹتے ہیں۔ یہ نسخہ اسحاق نامی کاتب نے شیخ محمد امین بدخشی کے حکم پر کتابت کیا۔ اور یہ وہی نسخہ مجددی ہے جس کا ذکر مشترک ج ۳، ص ۱۳۳۶ پر ہوا ہے۔ نسخہ کے ابتدا میں محمد امین بدخشی کا ایک خط یا ہدایت

نامہ خلاصہ المعارف کے کاتبوں کے نام درج ہوا ہے جس میں تاکید کی گئی ہے کہ خلاصہ المعارف کی جلد دوم کی نقل تیار کرتے وقت کسی قسم کی تحریف، تھیف اور تصریف سے اجتناب کیا جائے۔

شیخ آدم نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ اس کتاب میں ایسے مشکل ترین دقائق و حقائق کی تشریح کی گئی ہے جو کسی غیر کی تقلید کیے بغیر میسر ہوئے ہیں۔ جلد دوم کا آغاز اس عبارت سے ہوتا ہے: ال م ہ و۔ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین حمد اکثیرا۔

کتاب خانہ خیریہ میں خلاصہ المعارف کے کچھ اور نسخے بھی موجود ہیں جن کی تفصیل اس طرح ہے۔

☆ جلد اول، شماره نسخہ ۳۳، مخط نستعلیق، کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں، بارہویں صدی کا خط دکھائی دیتا ہے۔ ۳۴۸ صفحات۔

☆ جلد دوم، شماره نسخہ ۳۴، یہ نسخہ ناقص ترین ہے اور اس کا کاتب نسخہ ۳۳ سے مختلف ہے۔ مخط نستعلیق، ۲۲۲ صفحات۔ ابتدائی سطور: "استعداد ہم خدمت امیر خسرو دہلوی ست۔" اور خاتمہ اس عبارت پر ہوتا ہے "جذبہ قادریہ در اوائل حال از روحانیت حضرت شیخ عبدالقادر جیلی یافتہ ام ۱۱۰۰ھ۔"

☆ جلد اول، شماره نسخہ ۳۵، بقلم محمد عالم مجددی سرہندی فاروقی، ۱۳۳۶ھ، مکمل نسخہ ہے۔

☆ رقعات: (فارسی۔ نثر)، شماره ۱۳، خط شکستہ، بارہویں صدی ہجری۔

نسخہ درمیان اور آخر سے ناقص ہونے کے باعث کتاب اور مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ اس کتاب کی پانچویں فصل "در جواب رقعات یاران و مجان کہ بہ قصد اختلاط و محبت و اصلاح در خط و انشا نوشتہ بودند"

☆ ظواہر: (تذکرہ، فارسی، نثر)، شماره ۳۱، نستعلیق، تیرہویں صدی ہجری کا خط، ۳۹۰ صفحات

شیخ محمد عمر چکنی نے اپنے شیخ طریقت شیخ سعدی لاہوری (م ۱۱۰۸ھ) کا یہ تذکرہ ۱۱۱۳ھ میں لکھا۔ ملاحظہ ہو: مشترک ج ۱۱، ص ۹۳۔

ہمارا نسخہ اول و آخر سے ناقص ہے۔ ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے: "وبہ صحیح وجہ

فرماندگی و در ماندگی نیند" اور اختتام اس عبارت پر ہوتا ہے "در مرض الموت ایشان بہ لاهور رخصم مارا در خلوت"۔

☆ فتوحات المکیہ والفیوضات المدنیہ: (عرفان، عربی و فارسی، نثر) شماره ۱۷

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے اس خود نوشت نسخے کا مفصل احوال ہم علیحدہ مقالے میں بیان کر چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو: عارف نوشاہی، "شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ایک نایاب مجموعہ تحریرات: فتوحات المکیہ والفیوضات المدنیہ"، فکر و نظر، اسلام آباد، صفر۔ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ / جولائی۔ ستمبر ۱۹۹۳ء، صفحات ۷۵-۸۷، یہاں تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اس ضمن میں ایک وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ سید صغیر حسن معصومی کا ایک مقالہ بہ عنوان "شیخ محدث دہلوی کی ایک نادر و نایاب بیاض" ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی یادگاری مجلہ، کراچی ۱۹۸۶ء صفحات ۳۵۱-۳۶۳ میں شامل ہے۔ اس مقالے سے معلوم ہوا کہ زیر بحث نسخہ ۱۹۶۳ء میں حاجی عبداللہ مرحوم کے ذاتی کتب خانہ واقع کلکتہ میں موجود تھا اور معصومی صاحب نے اسے وہیں دیکھا تھا۔ معصومی صاحب نے اس نسخے میں شامل ایک تحریر سے غلط طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اس بیاض کا نام بدرقہ الایمان ہے۔ اس بیاض کا نام فتوحات المکیہ والفیوضات المدنیہ ہی ہے۔ یہ نام خود شیخ محدث نے اپنے قلم سے تحریر کیا ہے جس کا اقتباس ہم اپنے مقالے میں دے چکے ہیں۔

☆ فواتح: (عرفان، فارسی، نثر) شماره ۲۹، نستعلیق، بقلم خواجہ محمد نعیم نقشبند قطبی قادری چشتی اویسی

یہ وہی نسخہ مجددی ہے جو میرے حوالے سے مشترک ج ۳، ص ۱۷۶ میں "فواتح" کے نام سے درج ہوا ہے۔ وہاں مصنف کا نام سیف اللہ معروف بہ خواجہ محمد نعیم ۰۰۰ بعد محمد شاہ (۱۱۳۱-۱۱۶۱ھ) لکھا ہے، لیکن اب وہی نسخہ دوبارہ دیکھا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ کتاب فواتح کا فارسی ترجمہ ہے۔ مترجم کا نام معلوم نہیں ہے، البتہ وہ محمد شاہ کا مرید تھا مترجم نے اپنے پیر اور جواہر خان نامی شخص کی تعریف مقدمے میں کی ہے اور انہی کے ایما پر یہ فارسی ترجمہ کیا۔

کو مرا باعث برین تحریر شد

تا فواتح فارسی تقریر شد



خواجہ محمد نعیم رسالے کا کاتب ہے۔

☆ قران السعیدین: (تذکرہ فارسی، نشر، شماره ۱۸، نستعلیق، بقلم غلام محمد بمقام پشاور، ۱۶ ربیع الاول ۱۳۰۵ھ، ۲۰۲ صفحات۔

حاجی محمد سعد بن محمد قادری شطاری نقشبندی لاہوری کے حالات و عبادات و اوراد پر یہ کتاب محمد رفیع بن محمد اسلم عباسی قادری نقشبندی نے ۱۱۶۳ھ کے لگ بھگ تصنیف کی۔ اس کتاب میں درج واقعات و حالات میں سے بعض کا مشاہدہ خود مصنف نے کیا ہے اور بعض دیگر شیخ لاہوری کے قریبی مریدوں سے سنے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک ج ۱۱، ص ۹۶۸۔

☆ محبوب المصطفیٰ شرح مکملہ الایمان: (فارسی، نشر، شماره ۲۷، نستعلیق، تیرہویں صدی، مکمل نسخہ۔

شاہ فقیر اللہ شکارپوری کی کتاب مکملہ الایمان کی فارسی شرح محمد فیض اللہ بن ملاشت قدہاری نے لکھی ہے۔ اسی شارح نے شکارپوری کی کتاب براہین النجات کی بھی مفصل شرح لکھی ہے اور وہ چاہتا تھا کہ براہین النجات کی ایک ترجمہ نما شرح بھی لکھے اور اس کا نام مرغوب الجنتی رکھے۔

محبوب المصطفیٰ پانچ فصلوں پر مشتمل ہے۔

۱- آیہ کریمہ ان اللہ و ملائکہ ۰۰۰ کے لطائف کے بیان

۲- درود کی فضیلت پر احادیث

۳- درود پڑھنے کی برکت کی واقعات

۴- درود پڑھنے کے مواقع

۵- مصنف نے جو درود لکھا ہے اس کی فضیلت اور منزلت۔

آغاز: ای خالق بیچون کہ کند طویل خیال از وصول بہ عقبہ بارگاہی شای کبریائی حضرت ذات تو محروم ابد است۔

☆ مراتب فنا: (عرفان، فارسی، نشر، شماره ۲۲

از میر ابو العلاء احراری اکبر آبادی - یہ وہی نسخہ مجددی ہے جس کا ذکر مشترک ج ۳ ص ۱۹۰۲ پر ہوا ہے۔

☆ مصباح الہدی (عرفان، فارسی، نثر) شماره ۳۰، نستعلیق، تیرہویں صدی ہجری، ۹۰ صفحات۔

یہ ایک ہندو عارف ولی رام بنوالی کی تصنیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک ج ۳ ص ۱۹۲۸ ہمارا نسخہ ناقص الاول ہے اور اس کے خاتمے پر دیوان مغربی سے انتخاب دیا گیا ہے۔

☆ مقامات داؤدی: (تذکرہ، فارسی، نثر) شماره ۲۰

عبدالباقی بن جان محمد قادری نے یہ تذکرہ شیخ داود کرمانی شیرگڑھی (م ۹۸۲ھ) کے حالات و مقامات پر لکھا ہے۔ یہ وہی نسخہ مجددی ہے جس کی تفصیل مشترک ج ۱۱ ص ۹۱۳ میں درج ہو چکی ہے۔

☆ مکتوبات ابو العلاء: (عرفان، فارسی، نثر) شماره ۲۳

میر ابو العلاء احراری کے خطوط کا یہ وہی نسخہ مجددی ہے جس کی تفصیل مشترک ج ۱۱ ص ۲۰۱۵ میں آچکی ہے۔

☆ مکتوبات غلام محی الدین قصوری: (عرفان، فارسی، نثر) شماره ۲۶

۳۹ خطوط کا یہ مجموعہ پہلے ذخیرہ مجددی میں تھا جس کی تفصیل مشترک ج ۳ ص ۱۹۹۸ پر درج ہوئی ہے۔

☆ معیار الکشف: (عرفان، فارسی، نثر) شماره ۳۹، نستعلیق، تیرہویں صدی ہجری، ۳۰۸ صفحات، ناقص الاخر۔

شیخ سعد الدین احمد انصاری کابلی (م ۱۲۲۵ھ) کی تصنیف ہے جن کے حالات و مقامات پر ایک کتاب نشاۃ القدس کا ذکر آگے آئے گا۔ معیار الکشف، حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے بعض مکاشفات کی تردید میں ہے۔ مصنف نے اس سلسلے میں یہ وضاحت کی ہے: ”برضییر ۰۰۰ برادر دینی و زاده مادر یقینی میر سید احمد بخاری مشہودی دارد کہ چون استفسار از کلمات

مکتوبات و احوال و مقامات شیخ احمد سرہندی فرمودہ بودند کہ شیخ مذکور فرمودہ کہ سلوک من و رای انفس و آفاق است - عزیز من اکثر اقوال او از قاعدہ و قانون و روش و سلوک متصوفین و حضرات اولیای حقدین گوشہ گیری وارد، بلکہ اکثر سخنان وی مہمل و محال است ۰۰۰ چنانچہ شیخ محدثین حضرت شیخ عبدالحق دہلوی در حین حیات باوی در کشفاتش معارضات نمودہ و رسالہ در محلات ایراد وی نیز ترتیب فرمودہ و کشف او را منظور نہ داشتہ و قبول نمودہ - و عزیز دیگری از علما و مشائخ برہان پور بقول شیخ عبدالحق دہلوی متفق آمد لیکن صحیح کی گج و برامین در رد وی در تحریر نیارودہ اند - بعضی از سخنان وی مطابق کشفات حضرات حقدین است و موافقت بہ کتاب و سنت دارد و بعضی سخنان او سزاوار تاویل است و بعضی از کشفات وی در کمال خطا است و سزاوار تاویل نیست و نامقبول است -

ترجمہ: دینی بھائی ۰۰۰ میرسید احمد بخاری پر واضح ہو چونکہ اس نے شیخ احمد سرہندی کے مکتوبات کے (بعض) کلمات اور احوال و مقامات کے بارے میں پوچھا ہے کہ شیخ (سرہندی) نے فرمایا ہے کہ میرا سلوک انفس و آفاق سے ماورا ہے۔ میرے عزیز (میرسید احمد بخاری) جان لو کہ شیخ سرہندی کے اکثر اقوال حقدین اولیا اور صوفیا کے قاعدے اور قانون اور طریقے اور سلوک سے میل نہیں کھاتے بلکہ ان کی اکثر باتیں مہمل اور محال ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ محدثین شیخ عبدالحق دہلوی نے ان کی زندگی ہی میں ان کے مکاشفات کے سلسلے میں ان پر اعتراضات کیے تھے اور اس موضوع پر ایک رسالہ بھی لکھا اور شیخ سرہندی کے کشف کو قبول نہیں کیا۔ برہان پور کے علما و مشائخ میں سے بھی ایک عزیز نے شیخ عبدالحق دہلوی کی بات سے اتفاق کیا۔ لیکن ان حضرات میں سے کسی ایک نے بھی دلائل کے ساتھ شیخ سرہندی کی تردید نہیں لکھی۔ شیخ سرہندی کی بعض باتیں حقدین حضرات کے مکاشفات اور کتاب و سنت کے مطابق ہیں اور ان کی بعض باتوں کی تاویل کی جانی چاہیے، لیکن بعض مکاشفات تو بے حد غلط ہیں جن کی نہ تاویل کی جا سکتی ہے نہ انہیں قبول کیا جاسکتا ہے۔

معیار الکشف کے دوسرے نسخے کے لیے دیکھیے: مشترک ج ۳ ص ۱۹۵۸۔

☆ مفرح القلوب: (اخلاق، عربی، نشر) شماره ۲۳، مخطبہ، تیرہویں صدی، ۷۶۹ صفحات، آخر سے بظاہر ایک ورق کم ہے۔

یہ خواجہ محمد معین کشمیری (م ۱۰۸۵ھ) کی تصنیف ہے جنہوں نے دیباچہ میں اپنا شجرہ نسب یوں تحریر کیا ہے: محمد معین بن خواجہ خواوند (کذا) خاوند محمود بن خواجہ میر سید شریف بن خواجہ محمد ضیاء الدین بن خواجہ میر محمد بن خواجہ علاء الدین خاوند خواجہ حسین بن علاء الدین مشہر بہ عطار ختن، مصنف نے اس کتاب کے دو اور نام بھی لکھے ہیں ایک مرتقہ القلوب اور دوسرا تحفہ الکاملین جس سے سال تصنیف ۱۰۷۰ھ برآمد ہوتا ہے۔ یہ کتاب ایک سو گیارہ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے پانچ ابواب کی تفصیل اس طرح ہے۔ ۱۔ علم اور اس کی فضیلت ۲۔ قاری اور اس کی فضیلت ۳۔ عظمت قرآن ۴۔ تصوف اور صوفی ۵۔ محبت و شوق و رضا و انس۔ آخری باب متفرق حکایتوں پر مشتمل ہے۔

### آغاز: الحمد لله الذی قسم بالموت رقاب الجبارة

یہ کتاب عربی میں ہے اور اس کا اندراج غلطی سے مشترک ج ۳، ص ۱۹۱۳ میں فارسی کتاب کے طور پر ہو گیا ہے۔

☆ مناقب شیخ رحمار: (پشتو، نظم)، شمارہ ۴۸، 'نخ'، تیرہویں صدی ہجری، ۱۳۴ صفحات۔

شائد شمس الدین نامی شاعر کی تصنیف ہے۔ کتاب کی ابتدا اس شعر سے ہوتی ہے:

شادایم دسجان      چہ رحیم دی ہم رحمان

شیخ رحمار معروف بہ کاکا صاحب (م ۱۰۶۳ھ) صوبہ سرحد کے مشہور بزرگ ہیں۔ ان کے خلفا میں خواجہ شمس الدین ہروی نے شیخ کے مناقب پر کتاب "اسرار السالکین" لکھی لیکن یہ فارسی میں ہے۔ دیکھیے: اعجاز الحق قدوسی، تذکرہ صوفیائے سرحد، لاہور، ۱۹۶۶ء، صفحہ ۳۱۲۔

☆ نتائج الحرمین: (تذکرہ، فارسی، نثر) شمارہ ۳۰، 'نخ'، تیرہویں صدی ہجری، ۳۹۸ صفحہ

محمد امین بدخشی نے جو شیخ آدم ہوری (م ۱۰۵۳ھ) کے مرید تھے یہ تذکرہ حضرات مجددیہ کے حالات و مناقب میں تحریر کیا ہے۔ دیکھیے: مشترک ج ۱۱ ص ۹۰۶۔

☆ نشات القدس: (تذکرہ، فارسی، نثر)، شمارہ ۴۵، 'نتعلیق'، تیرہویں صدی، ۶۳ صفحات۔

مصطفیٰ بن محمد ابراہیم ہروی نے یہ تذکرہ ۱۲۲۳ھ میں لکھا۔ یہ افغانستان کے ایک نامور صوفی اور مجذوب شیخ سعد الدین احمد انصاری کابل (م ۱۲۲۵ھ) کے حالات و تصانیف اور شطیحات

پر مبسوط کتاب ہے۔ مصنف ۱۲۲۶ھ تک اس پر اضافے کرتا رہا۔ ہروی نے اس تذکرے میں شیخ انصاری کی بیس تصانیف کے نام لکھے ہیں۔ ان کا دیوان شورش عشق حیدر آباد دکن سے چھپ چکا ہے۔ نشأت القدس کی تلخیص "یک مرد بزرگ" کے نام سے کابل سے شائع ہوئی ہے۔ راقم السطور نے نشأت القدس سے استفادہ کرتے ہوئے دو مقالات شائع کیے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

عارف نوشاہی، "سلسلہ قدسیہ کے علا اور مصنفین" المعارف، لاہور، اگست ۱۹۸۳ء،

صفحات ۳۲-۳۳

عارف نوشاہی، "حضرت شیخ سعد الدین احمد کابلی کا سفر حرمین براستہ پنجاب"، سرورد،

لاہور، شمارہ ۶، جولائی ۱۹۸۸ء، صفحات ۲۳-۲۷

☆ ☆ ☆

مقالے کے اس دوسرے حصے میں مجموعہ ہائے رسائل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ شمارہ ۳ میں حسب ذیل تیرہ رسائل ہیں:

۱- نعم المعیار و المقیاس فی معرفت مراتب الناس: (عرفان، عربی، نثر) ص ۲-۷

آغاز: الحمد لله الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم۔

از علی بن حسام الدین الشیر بالمستی (۸۸۵ - ۹۷۵ھ)۔

۲- سلوک الطریق ازا فقه الرفیق: (عرفان، عربی، نثر) ص ۸-۱۳

از علی متقی - آغاز: الحمد لله ... اما بعد فہذہ رسالہ سمیتا سلوک ... یعنی المرشد و

ادنی قائد تھا۔

۳- ہدایہ ربی عند فقه الربی: (عرفان، عربی، نثر) ص ۱۳-۲۳

از علی متقی - انہوں نے اپنے ہی رسالے سلوک الطریق کی شرح لکھی ہے۔

آغاز: الحمد لله ... اما بعد فہذہ رسالہ سمیت ہدایہ ... کالشر لرسالہ السمات

سلوک الطریق۔

۲۔ شرح کلمات القدسیہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ: (عرفان، عربی، نثر) ص ۲۳-۲۹  
 شارح کا نام عبدالدین محمود بن علی بن ابی طاہر کاشی ہے۔ شارح نے حضرت علی کے  
 "حقیقت" کے بارے میں اقوال کی تشریح کی ہے۔

آغاز: سال کبیل بن زیاد رضی اللہ عنہ عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ عن الحقیقۃ فقال ما الحقیقۃ۔  
 ۵۔ رسالہ حقیقت (عربی - نثر) ص ۲۹-۳۸۔

(کمال الدین عبدالرزاق بن ابی القاسم کاشی نے "حقیقت" کے بارے میں لکھا ہے۔  
 آغاز: قال المولیٰ الاعظم کمال الحق والدین ... اعلم ان الحقیقۃ ہینا ہوا شئی الثالث۔  
 زیر بحث نسخے کے صفحات ۳۹ تا ۵۱ ذکر جہر کے اثبات اور رد میں قدیم کتب سے اقتباسات  
 دیے گئے ہیں۔

۶۔ مقصود الصالحین: (عرفان، فارسی، نثر) ص ۵۲-۶۹

مصنف کا نام خواجگی درویش ہے جو اس سے پہلے علم سلوک پر مقلد الانسان نامی غیر  
 مرتب رسالہ لکھ چکے تھے۔ مقصود الصالحین چار فصلوں پر مشتمل ہے۔ ۱۔ بیان علم ۲۔ بیان عمل  
 ۳۔ بیان اخلاص ۴۔ بیان پیر، مصنف نے جا بجا عمدہ اشعار کا استعمال کیا ہے۔ بعض اشعار مولانا  
 روم اور شیخ سعدی کے ہیں۔

آغاز: الحمد للہ علی نوالہ ... می گوید اضعف العباد خادم العباد خواجگی درویش ... این  
 ضعیف پیش ازیں رسالہ در علم سلوک زبشہ و آن را مقلد الانسان نام کردہ ترتیب نہاشت۔

۷۔ مقصود الحافظین: (تجوید، فارسی، نثر) صفحہ ۷۲-۱۵۱

غیاث الدین بن سید کمال الدین نے ابو الطہر محمد کامران بہادر غازی کے لیے تصنیف  
 کی۔ مصنف مقدمے میں لکھتا ہے: چون حضرت ... ابو الطہر محمد کامران بہادر غازی ... بہ خیمہ  
 جلال و سعادت و نصرت بلدہ لاہور را منور ساختہ بہ تلاوت کلام رب العزت اشغال می نمودند بہ  
 تالیف رسالہ کہ در بیان مخارج حروف و قواعد کہ مرقرآن خوانان را می یابد دانستن و یاد گرفتن  
 اشارت فرمودند۔ بنابراین بقدر وسع و امکان این رسالہ را در قرأت امام عاصم و بروایت دو راوی  
 او کہ ابو بکر و حفص اند جمع کردہ شدہ۔"

ترجمہ: جب حضرت ۰۰۰ ابو الغنفر محمد کامران بہادر غازی نے جلال و سعادت و نصرت کے خیمہ کے ساتھ لاہور شہر کو منور کیا (یعنی جب وہ لاہور میں عارضی طور پر رکا) تو تلاوت قرآن میں مشغول رہتا تھا اور (مجھے) مخارج حروف اور ایسے قواعد پر رسالہ لکھنے کا حکم دیا جن کا جاننا اور سیکھنا قرآن خوانوں کے لیے ضروری ہے۔ لہذا میں نے اپنی ہمت اور امکان کے مطابق یہ رسالہ امام عاصم کی قرأت کے بیان میں اس کے دور راویوں ابو بکر اور حفص کی روایت کے مطابق مرتب کر دیا ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مشترک ج ۱ ص ۱۳۶۔

اس رسالے کے آخر میں کاتب کا نام امان اللہ بن فضل اللہ صدیقی لکھا ہے۔ پورا مجموعہ رسائل سوائے آخری رسالہ کے اسی کاتب نے تحریر کیا ہے۔

۸۔ قواعد القرآن: (تجوید، فارسی، نشر) صفحہ ۱۵۲ - ۲۲۲۔

حافظ یار محمد بن خداید سمرقندی نے اسے عبداللہ بہادر خان شیبانی کے عہد میں تصنیف کیا۔ مصنف نے مقدمے میں بیان کیا ہے: "ابن فقیر حافظ یار محمد بن خداید سمرقندی مدت مدید مطالعہ علم قرآن و تجوید و علم تفسیر کردہ و ملازمت استادان ثقہ کہ در ماوراء النہر و بلاد خراسان بودہ اند، نمودہ و از ایشان اجازہ عالیہ حاصل کردہ۔ پس چیزی از این علم کہ تعلق بہ تجوید قرآن داشت و مخصوص بود بہ قرأت عاصم و راویان وی کہ ابو بکر و حفص است ذکر کردیم۔"

ترجمہ: اس فقیر حافظ یار محمد بن خداید سمرقندی نے بہت عرصہ قرآنی علوم، تجوید اور تفسیر کا مطالعہ کیا اور ماوراء النہر اور خراسان کے ثقہ استادوں کی خدمت میں رہا اور ان سے اجازت حاصل کی۔ پس جن اکتسابات کا تعلق تجوید قرآن اور قرأت عاصم جس کے راوی ابو بکر اور حفص ہیں، سے تھا ان کا ذکر ہم نے اس رسالے میں کیا ہے۔

مصنف نے فصل محافقات میں لکھا ہے: بدانکہ آنچہ حضرت استاد مغفور مرحوم قدوة المحققین اعنی مولانا ناصر الدین الروی قدس سرہ جمع کردہ اند از محافقات قرآن ہر وہ موضع است۔

ترجمہ: جاننا چاہئے کہ حضرت استاد مغفور مرحوم قدوة المحققین مولانا ناصر الدین ہروی کی جمع کردہ معلومات کے مطابق محافقات قرآن کے اٹھارہ مقام ہیں۔

ہمارا نسخہ آخر سے ناقص ہے اور بارہواں باب چل رہا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک ج ۱ ص ۱۲۴۔

۹۔ درۃ الفریذنی التجوید: (تجوید، فارسی، نشر) صفحہ ۲۳۸-۳۶۳

ہمارے نسخے میں مصنف کا نام صرف حافظ کلاں درج ہوا ہے۔ مشترک ۱۱۶/۱ میں حافظ کلاں بن بدر الدین قاری سمرقندی درج ہوا ہے۔ بعد عبداللہ بہادر خان شیبانی حاکم ماوراء النہر (۹۹۱-۱۰۰۶ھ) تصنیف ہوا۔

۱۰۔ در الکلم وطم الحکم: (عربی، نشر و نظم) ص ۳۶۶-۵۵۶ ناقص الآخر۔

از عبدالحائق بن ہاشم بن محمد۔ اس رسالے میں مدح حضرت رسول اکرم بیان ہوئی ہے۔ کتاب کے آخری حصے میں کسی قصیدے کے مشکل عربی الفاظ کی فارسی لغت درج ہوئی ہے۔ آغاز: الحمد لله الاحد الواحد الصمد مصور السماء۔

☆ شماره ۱۵۔ اس مجموعے میں حسب ذیل دو کتابیں ہیں، ذخیرہ کے آخر میں تاریخ کتابت ۲۹ صفر ۹۷۹ھ ہے۔

۱۔ ذخیرۃ الملوک: (اخلاق، فارسی، نشر) ص ۱-۳۷۴

میر سید علی ہمدانی کی مشہور تصنیف، ایران سے شائع ہو چکی ہے اور پاکستان میں اس کا اردو ترجمہ چھپ چکا ہے۔ کتاب کے بارے میں دیکھیے: مشترک ج ۴، ص ۲۳۳۶

۲۔ جادۃ العاشقین: (تذکرہ، فارسی، نشر) ص ۳۷۶-۵۹۹

شرف الدین حسین خوارزمی نے یہ تذکرہ اپنے والد و شیخ طریقت کمال الدین حسین خوارزمی (م ۹۵۸ھ) کے حالات و مقامات میں ۹۷۰ھ میں لکھا۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک ج ۱۱ ص ۸۵۰۔ اس نسخے کا کاتب بھی وہی ہے جس نے ذخیرۃ الملوک کتابت کی ہے۔ ذخیرہ کی تاریخ کتابت ۹۷۹ھ ہے اس طرح گویا جادۃ العاشقین اپنی تصنیف سے تقریباً نو سال بعد کتابت ہوئی اور یہ اس کتاب کا معلوم ہونے والا قدیم ترین نسخہ ہے۔

☆ شماره ۱۶۔ رسائل کشمی

ہم اس نسخے کا (جس میں آٹھ رسالے ہیں) مفصل تعارف پہلے کرا چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو:



عارف نوشاہی، محمد ہاشم کشمی کے بعض فارسی رسائل کی بازیافت، "فکر و نظر" اسلام آباد، محرم۔  
 ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ / جولائی۔ ستمبر ۱۹۹۳ء، صفحات ۷۳-۸۶، یہاں اس امر کا اضافہ ضروری سمجھتا  
 ہوں کہ اس مجموعہ رسائل میں شامل کشمی کے ایک رسالے علیہ رسول اللہ کو راقم السطور نے  
 تہران سے شائع کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: علی اصغر محمد خانی، نامہ شہیدی، تہران، ۱۳۷۴ شمس /  
 ۱۹۹۵ء، صفحات ۵۸۲-۶۰۲، نامہ شہیدی پچاس تحقیقی مقالات کا مجموعہ ہے جو دانشگاہ تہران کے  
 فاضل استاد ڈاکٹر سید جعفر شہیدی کی پچاس سالہ علمی خدمات کے اعتراف میں ان کی خدمت میں  
 پیش کیا گیا۔ علیہ رسول اللہ کا متن بھی اس میں شامل ہے۔

☆ شمارہ ۲۵، نستعلیق، چودہویں صدی ہجری، اس مجموعے میں دو رسالے ہیں۔ ہمارے پیش  
 نظر نسخے میں یہ خواجہ محمد عبداللہ معروف بہ خواجہ خرد سے منسوب ہوئے ہیں۔

۱۔ نور توحید (عرفان، فارسی، نثر)، صفحہ ۱-۳۷

وہی نسخہ مجددی ہے، تفصیل کے لیے دیکھیے مشترک، ج ۳، ص ۲۰۸۳-۲۰۸۵،  
 بالخصوص مسلسل شمارہ ۱۱۳۱۳۔

۲۔ راز و نیاز: (عرفان، فارسی، نثر)، صفحہ ۴۳-۸۵

وہی نسخہ مجددی ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، مشترک ج ۱ ص ۱۳۷۲-۱۳۷۳

☆ شمارہ ۲۸، اس مجموعے میں دو رسالے ہیں:

۱۔ ملفوظات شریفہ: (عرفان، فارسی، نثر)، ورق ۱-۳۳ ب۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے چالیس روزہ ملفوظات ہیں جو مولانا غلام محی الدین قصوری  
 نے جمع کیے ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: مشترک ج ۳، ص ۲۰۳۰۔ پیش نظر نسخے کا کاتب  
 ابراہیم بن میاں کھیوا سکنہ باہلیوڈن ہے۔

۲۔ رسالہ در مناقب شیخ ابوالحسن خرقانی: (مناقب، فارسی، نثر)، ورق ۳۵

ب-۳۳ ب مصنف کا نام درج نہیں ہے۔ ابتداء: چہنیں فرمودند کہ ہزار منزل  
 است روندگان را بہ خدا۔

☆ شماره ۳۷ - اس مجموعے میں دو رسالے ہیں۔

رسالہ آخوند در ویزہ: (فارسی، نثر)

مصنف مقدمے میں لکھتا ہے: "فصلی چند در ایثار عبادات و استغفار از معصیات و نامشروعات از روایات کتب معتبرات و منقولات عالی درجات جمع کردہ شد۔ یہ کتاب انیس فصلوں پر مشتمل ہے۔ ۱۔ ایمان ۲۔ آداب صلوٰۃ ۳۔ زکوٰۃ ۴۔ روزہ ۵۔ حج ۶۔ امر معروف و نہی منکر ۷۔ سلام ۸۔ نکاح ۹۔ زنج کرون ۱۰۔ فضیلت زراعت۔"

خط نستعلیق، تیرہویں صدی ہجری، ورق ۱ تا ۳۸ الف۔ اس کے بعد ورق ۳۸ الف تا ۵۳ ایک مجہول الاسم فارسی رسالہ تحریر ہوا ہے۔ جس کا پہلا باب کسب کی فضیلت اور ثواب کے بیان میں ہے۔ دوسرا باب حلال کو حرام سے الگ کرنے کے بیان میں اور چوتھا باب بادشاہوں کے اموال کے بارے میں ہے۔ یہ نسخہ مجددی ہے۔

☆ شماره ۴۱ - اس مجموعے میں تین الگ الگ مصنفین کے تین رسالے ہیں۔ احمد حسین خان امرہوی بن محمد عباس علی خان قادری نقشبندی نے ۱۳۱۰ھ میں انہیں یکجا کر کے حدیقہ معرفت نام دیا اور مرتب کا کہنا ہے کہ یہ شیخ محمد ہادی کی تصانیف کا مجموعہ ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ یہ نسخہ پہلے ذخیرہ مجددی میں تھا۔

۱۔ مثنوی معدن فیض (عرفان، فارسی)، ص ۳-۱۰۱

یہ شاہ محمد حسن اشرف سروردی قادری الہ آبادی (م ۱۲۶۵ھ) کی مثنوی ہے۔

وہی نسخہ جو مشترک ج ۸، ص ۱۳۶۵ میں مذکور ہوا ہے۔

۲۔ مثنوی غریب نامہ: (عرفان، فارسی)، ص ۱۰۳-۱۱۱

شاہ غلام احمد قادری متخلص بہ احمد۔ دیکھیے مشترک ج ۸ ص ۱۳۸۴۔

۳۔ مراتب الوجود (عرفان، فارسی، نثر)، ص ۱۱۱-۱۳۵

ہمارے نسخے میں مصنف کا نام محمد بن نور الدین الخلیفہ الحنفی "مولد الشیرازی موطن" لکھا

ہے۔ نیز ملاحظہ ہو، مشترک ج ۳، ص ۱۹۰۳۔

☆ ۴۲- یہ مجموعہ بخط نستعلیق ہے اور ۷ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ میں کتابت ہوا۔ اس میں دو رسالے ہیں۔

۱- وجود العاشقین، (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۱-۲۴

از سید محمد گیسو دراز، دیکھیے مشترک ج ۳، ص ۲۰۹۸

۲- عشقیہ: (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۲۵-۶۴

حمید الدین ناگوری سے منسوب ہے۔ دیکھیے مشترک ج ۳، ص ۱۶۹۸

☆ شمارہ ۴۳- یہ مجموعہ بخط نستعلیق ہے اور عبدالرحیم قادری نے ۲۳ رمضان ۱۲۳۱ھ میں کتابت کیا۔ اس میں حسب ذیل رسائل ہیں۔

۱- اسماء اصحاب بدر (رجال، عربی، نثر) ورق ۱-۴

۲- چہل حدیث در مناقب السادات (فارسی، نثر) ورق ۵-۵۵

از شیخ شہاب الدین احمد دولت آبادی۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک، ج ۲، ص ۱۱۹۱۔

۳- مائتہ عامل (قواعد زبان، فارسی، نظم)۔ ورق ۵۷ب-۶۰ الف

عبدالقاہر جرجانی کے عربی رسالے کا فارسی ترجمہ ہے اور کئی دفعہ چھپ چکا ہے۔

آغاز:

بعد توحید خداوند و درود مصطفیٰ

نعت آل پاک پیغمبر رسول مجتبیٰ

۴- قواعد الفقیہ (عربی - نثر)

از سید فقیہ الدین - یہ مائتہ عامل کی شرح ہے۔

آغاز: الحمد لله الذی جعل العلم وسیلہ الی نیل الدرجات۔

۵- رسالہ قواعد زبان (عربی - نثر) ، ورق ۷۳ - ۹۰

از شیخ الامام الزاہد الحسن علی بن محمد بن ابراہیم الضریری القندزی -

آغاز: الحمد لله... قال شیخ الامام... اعلم ان کلام العرب قسم علی ثلاثہ اقسام -

☆ شماره ۳۹ - مخط نستعلیق ، تاریخ کتابت ۷ جمادی الاول ۱۱۱۶ھ - یہ نسخہ کرم خوردہ ہے مگر اس پر مومی کاغذ چڑھا کر بہ طریق احسن محفوظ کر دیا گیا ہے - اس میں دو کتابیں شامل ہیں:

۱- زاد المستعین فی سلوک طریق الیقین (تذکرہ ، فارسی ، نثر) ، ورق ۱ - ۱۱۸ ، ناقص الاول -

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس میں علی بن حسام الدین متقی (م ۲ جمادی الاول ۹۷۵ھ) اور شیخ عبد الوہاب متقی (م ۱۰۰۱ھ) کا تذکرہ تین "مقصد" میں لکھا ہے - مقصد اول میں علی متقی کا تذکرہ پانچ ابواب میں اور مقصد ثانی میں عبد الوہاب متقی کا تذکرہ بھی پانچ ابواب میں تحریر کیا ہے - کتاب کے مقصد سوم میں حرین شریفین کے ان مشائخ و فقرا کا تذکرہ ہے جن سے مصنف نے وہاں ملاقات کی تھی - شیخ محدث دہلوی کا یہ اہم تذکرہ تاحال شائع نہیں ہوا - دیگر نسخوں کے لیے دیکھیے: مشترک ج ۱۱ ، ص ۸۶۳ -

۲- منہاج العارفین (عرفان ، فارسی ، نثر) ، ورق ۱۱۹ - ۱۲۱

مصنف نامعلوم ہے - وہ لکھتا ہے: "این چند سخن از کلام معرفت جمع آورده شد و آن را منہاج العارفین نام نمادہ" -

آغاز: حمد بے حد و ثنائے بے عدد مر آفرید گارے راست کہ سینہ عارفان را مخزن اسرار خود ساختہ -

☆ شماره ۵۰ ، مخط نستعلیق ، کاتب کا نام مٹا دیا گیا ہے مگر تاریخ کتابت رجب ۱۲۷۶ھ موجود ہے - اس میں دو رسالے ہیں -

۱- مرغوب القلوب (عرفان، فارسی، مثنوی)، شمس تبریزی کی معروف اور مطبوعہ مثنوی ہے۔ جس کا مطلع یہ ہے:

گویم حمد رب العالمین را  
عطا کو کرد برما عقل و دین را

دیکھیے: مشترک ج ۷، ص ۴۰۹

۲- ارشاد الطالین (عرفان، فارسی، نثر)، ناقص الاخر ہے۔

جلال الدین محمد بن محمود تھانیسی (م ۹۸۹ھ) کا معروف رسالہ ہے۔ دیکھیے مشترک

ج ۳، ص ۱۲۴۔

☆ رسائل محمد گل زکوٰئی۔ شماره ۵۱

اس مجموعے میں محمد گل بن رضا نقشبندی نوحانی زکوٰئی (صوبہ سرحد) کے متعدد رسالے ہیں۔ پہلے دس رسالے غلام سرور شیخ پٹا پوری نے کتابت کیے ہیں۔ آخری دو رسالے کسی اور کاتب سے ہیں۔ یہ نسخہ ابتدا سے ناقص ہے اور پرانے صفحہ شمار کے مطابق شروع کے ایک سو دس صفحات مفقود ہیں۔ ہم یہاں پرانے صفحہ شمار ہی کا حوالہ دیں گے۔

۱- رسالہ منع الاشارة فی رد الانارة (عربی)، صفحہ ۱۱۱-۱۲۴

تاریخ کتابت ۵ ربیع الاخر ۱۳۵۳ھ۔

۲- رسالہ در تحقیق عاق استاد و والدین و نماز خلف فاسق۔

(فارسی، صفحہ ۱۲۵-۱۲۷)

آخر میں صوبہ سرحد کے دیگر علماء کی تائیدات بھی شامل ہیں۔

۳- رسالہ در تحقیق تکرار جماعت در مسجد (عربی)، صفحہ ۱۲۹-۱۳۳

۴- رسالہ در کراہت ذکر جلی (عربی، فارسی، اردو)، صفحہ ۱۳۳-۱۵۱

تاریخ کتابت ۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ۔

۵- رسالہ در تحقیق عصر و مغرب (فارسی)، صفحہ ۱۵۲-۱۸۸

ابتدا: الحمد لله - بعضی از علمای این زمان در ابتدای وقت عصر استفسار از چند امور ازین راقم الحروف کرده بودند۔

۶۔ رسالہ در استخفاف کنندہ بہ صور انبیا و بہ صور اللہ و حکم الکفر: (فارسی) ص ۱۸۹-۱۹۳

۷۔ رسالہ تحقیق جواز صلوٰۃ بلا کراحت خلف متمم بنفق: (فارسی) صفحہ ۱۹۵-۲۰۰

یہ محمد حسن زکوٰۃ کی تصنیف ہے۔

۸۔ رسالہ فی تحقیق کتاب القاضی الی القاضی: (فارسی) صفحہ ۲۰۱-۲۰۴

ابتدا: الحمد لله - آنچه این فقیر را از کتب ققیہ معلوم شدہ آن است کہ مقصود از مشروعیت کتاب القاضی الی القاضی آن است کہ حکم بر غائب لازم نیاید۔

۹۔ رسالہ در تحقیق اینکه ہندوستان دارالسلام است: (فارسی) صفحہ ۲۰۳-۲۰۵

اس موضوع پر علاقہ سرحد کے علماء کی تائیدات بھی شامل ہیں۔

۱۰۔ رسالہ منع ذکر باہر و بیعت نساء: (فارسی) صفحہ ۲۰۶-۲۲۱

ابتدا: الحمد لله - بعضی لذ ابناء این زمان کہ خود را از خواص می شمارند و فی الحقیقت از عوام این زمان اند۔

۱۱۔ مکتوبات محمد حسن زکوٰۃ (فارسی) ۱۳ ورق

۱۲۔ رسالہ در رد وہابیت (فارسی) ۲ ورق۔

ابتدا: الحمد لله - اما بعد می گوید بندہ عاصی ۰۰۰ بدترین فرقہ های مبتدعین فرقہ وہابیہ اند۔

☆ رسائل احمد بن اسماعیل قدهاری، شماره ۵۲، بخط نستعلیق۔ بقلم ملا ابو بکر علی خلی ساکن توپ خانہ۔

مصنف، نور محمد قدھاری مجددی کا مرید تھا اور ۱۲۳۳ھ میں بقید حیات تھا۔ اس مجموعے میں اس کے تین رسالے ہیں۔

۱۔ تعلیم السلوک (عرفان، فارسی، نثر)؛ یہ میاں عبدالحکیم کاکڑ کے کسی رسالے کی شرح ہے۔ ایک اور نسخے کے لیے دیکھیے: مشترک ج ۳، ص ۱۳۵۵۔

۲۔ رسالہ فی توحید و جود و شہودی (عرفان، عربی و فارسی، نثر)؛ ۵۳ صفحات۔ آغاز: سبحان من تنزه عن شیونات الصور والاشکل و تقدس۔

۳۔ رسالہ فی توحید و جود و شہودی (عرفان، عربی و فارسی، نثر)؛ ۷۰ صفحات اسی موضوع پر مصنف کا دوسرا رسالہ ہے جس کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے: سبحان وحدہ لا شریک لہ لا مثل لہ۔

☆ شماره ۵۳ - یہ نہایت اہم اور قیمتی مجموعہ رسائل ہے۔ یہ پہلے ذخیرہ مجددی میں تھا اور اس میں شامل فارسی رسائل، مشترک میں متعارف ہو چکے ہیں۔ ہم یہاں صرف اضافی معلومات درج کریں گے۔ اس میں حسب ذیل رسائل موجود ہیں۔

۱۔ شرح لوائح جامی (عرفان، فارسی، نثر)؛ ورق اب - ۵۰ ب، دیکھیے مشترک، ج ۳، ص ۱۸۵۹۔

۲۔ شرح قصیدہ میمیہ خمریہ فارسیہ، جامی (فارسی، نثر)؛ ورق ۵۲ ب - ۷۷ الف،

دیکھیے: مشترک ج ۳، ص ۱۸۵۰ بالخصوص مسلسل شماره ۹۹۹۲

۳۔ الہامات غوثیہ (عرفان، عربی، نثر)؛ ورق ۷۸ ب - ۸۶ ب۔

آغاز: الحمد لله كاشف الغمہ الصلوٰۃ علی نبيہ خير البریہ اما بعد فقال الله تعالى لي يا غوث الاعظم المتوحش عن غير الله۔

اس رسالے میں وہ عبارتیں درج ہوئی ہیں جو بقول مصنف حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کو خدا کی طرف سے الہام ہوئی تھیں۔

۴۔ منازل السائرین (عرفان، عربی، نثر) ورق ۹۶ ب۔ ۱۳۹ الف، تاریخ کتابت ۲۱ جمادی الثانی، ۱۱۶۹ھ ہے۔ یہ شیخ الاسلام خواجہ عبداللہ انصاری ہروی کی تصنیف ہے۔

۵۔ تسنیم المقرئین فی شرح منازل السائرین (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۱۳۹ الف۔ ۱۳۶ الف

یہ شرح شمس الدین محمد تبادکانی طوسی (م ۸۹۱ھ) نے لکھی ہے۔ دیکھیے، مشترک ج ۳، ص ۱۳۵۰۔

۶۔ لمحات عراقی (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۱۳۷ الف۔ ۱۷۳ ب۔ دیکھیے، مشترک ج ۳، ص ۱۸۳۱ مسلسل شمارہ ۹۹۲۰۔

۷۔ شرح تحفہ مرسلہ یا تحفہ المرسلہ الی النبی (عرفان، عربی، نثر) ورق ۱۷۵ ب۔ ۱۷۹ ب

تحفہ مرسلہ شیخ محمد بن فضل اللہ برہانپوری کی تصنیف ہے۔ شارح کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ابتدائی کلمات یہ ہیں: الحمد للہ رب العالمین۔

۸۔ مراتب ستہ (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۱۸۰ ب۔ ۱۸۲ ب۔

یہ رسالہ مولانا عبدالرحمان جامی سے منسوب ہے۔ البتہ یہ ان کی کوئی جداگانہ تصنیف نہیں ہے بلکہ ان کی کتاب نقد النصوص کے مضامین قطع و برید کیے گئے ہیں۔

مشترک ج ۳، ص ۱۸۹۹۔ دیکھیے

۹۔ لوائح جامی (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۱۸۵ الف۔ ۱۹۳ الف، یہ نسخہ ۱۱۳۹ھ میں کتابت ہوا۔ دیکھیے: مشترک ج ۳، ص ۱۸۵۴ مسلسل شمارہ ۱۰۰۳۸، وہاں جو تاریخ کتابت (۱۱۶۲ھ) درج کی گئی ہے وہ دراصل مجموعے کے ایک دوسرے رسالے کی ہے۔

۱۰۔ لوائح جامی کا ایک اور نسخہ ہے، ورق ۱۹۵ ب۔ ۲۰۳ ب، مگر یہ ناقص



الآخر ہے۔

۱۱۔ گلدستہ حقیقت (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۲۰۳ ب۔ ۲۲۲ الف۔ عزیز اللہ حسام بناری کبروی کی تصنیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک، ج ۳، ص ۱۸۲۳

۱۲۔ جام جهان نما (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۲۲۳ ب۔ ۲۳۲ ب، یہ نسخہ ۱۸ صفر ۱۰۷۸ کو جوناگڑھ سورت میں لکھا گیا۔ یہ محمد شیرین مغربی (م ۸۰۹ھ) کی معروف تصنیف ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: مشترک، ج ۳، ص ۱۳۶۷ مسلسل شمارہ ۷۵۰۹۔

۱۳۔ تسویہ بین الفاعل والقابل مع ترجمتنا (فلسفہ، فارسی، نثر) ورق ۲۳۵ الف۔ ۲۵۸ ب۔ از شیخ محب اللہ آبادی (م ۱۰۵۸ھ)۔ دیکھیے: مشترک، ج ۲، ص ۹۳۶۔

۱۴۔ ضیاء توحید (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۲۵۹ الف۔ ۲۷۵ الف۔ کتاب کے ترقیمہ کی یہ عبارت قابل توجہ ہے: "تمام شد رسالہ عالیہ از مصنفات شیخ محمد البرودی اللاہوری ثم الدہلوی بخط نصر اللہ و در زعم فقیر مولف متن و شرح ایشان شیخ محمدی فیاض مرید حضرت شیخ محب اللہ آلہ آبادی است" اور حاشیے پر کسی نے یہ اختلاف دے دیا ہے "شاید کہ شرح این رسالہ از شیخ محمد لاہوری باشد"۔ نیز دیکھیے: مشترک، ج ۳، ص ۱۶۷۹

۱۵۔ مکتوبات محب اللہ آلہ آبادی (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۲۷۷ الف۔ ۲۸۵ ب۔ دیکھیے: مشترک، ج ۳، ص ۲۰۰۸-۲۰۰۹۔

۱۶۔ شرح ساکھی بابا کبیر موسوم بہ موہی (کذا) (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۱۹۰ ب۔ ۱۹۱ ب، یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔ بابا کبیر کے ہندی شلوکوں کی محی الدین نے ۱۱۵۸ھ میں فارسی میں شرح لکھی ہے۔ شارح مقدمہ میں لکھتا ہے کہ ایک دن وہ اپنے دوستوں کے ساتھ حضرت رکن الدین فردوسی کی درگاہ کی زیارت سے واپس آ رہا تھا۔ راستے میں ایک شخص بے حد سرہلی آواز میں بابا کبیر کے

شلوک پڑھ رہا تھا۔ تمام سامعین اور مجلس کو ذوق و شوق اور وجد و سماع ہوا۔ جب سب کو افتاد ہوا تو میرے بیٹے احمد اللہ نے مجھ سے درخواست کی کہ یہ کسی عارف کا کلام معلوم ہوتا ہے لہذا اس کی تشریح آیات اور اسلاف کے اقوال کے مطابق ہونی چاہیے۔ بابا کبیر کے پہلے دوہے کا مطلع یہ ہے:

اے جیو اپسو کیان بچارو / کو پر کہ کو ناری (کذا)

۱۷۔ شرح خطبہ المعروفہ بالمشقیہ (عربی، نثر) ورق ۲۹۳ ب۔ ۳۰۶ الف، حضرت علیؑ کے خطبے کی شرح ہے۔ شارح کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔  
آغاز: اما واللہ لقد تمصا فلان وانہ لیعلم

۱۸۔ شواہد نجیحی (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۳۰۷ الف۔ ۳۲۵ الف۔ نجیب الدین انیسٹومی کی تصنیف ہے۔ دیکھیے: مشترک، ج ۳، ص ۱۶۷۲۔

۱۹۔ انیس العاشقین (عرفان، فارسی، نثر) ورق ۳۲۵ ب۔ ۳۳۱ ب، ناقص الاخر ہے۔ مجتبیٰ بن مصطفیٰ لاہر پوری (م ۱۰۸۳ھ) کی تصنیف ہے۔ دیکھیے: مشترک، ج ۳، ص ۱۲۹۷۔

اوراق ۳۵۴ تا ۳۶۵ "ذات" کے بارے میں تین چھوٹے چھوٹے رسائل ہیں اور مصنف کا نام من منم (کذا) درج ہوا ہے۔ ورق ۳۶۵ ب تا ۳۶۷ الف تصوف پر ایک اور رسالہ (آغاز: اما بعد بر ضمائے ارباب بصائر پوشیدہ نمائند کہ احوال روح بر اکثر اهل عالم مخفی است) اور ورق ۳۶۸ ب تا ۳۶۹ ب شاہ شرف الدین یحییٰ منیری کا ایک رسالہ (آغاز: الحمد للہ رب العالمین کہ موجود نیست مگر وی و درود بر رسول کہ مقصود نیست مگر وی) تحریر ہوا ہے۔

اس پورے مجموعے کے سرورق پر رجب ۱۱۶۹ھ کی مکتوبہ ایک یادداشت اس مجموعے کے رسائل کے بارے میں تحریر ہوئی ہے۔

## حواشی

۱- اس پارے کے بارے میں پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب نے اپنی کتاب "آخری پیغام" مطبوعہ کراچی ۱۳۰۶ھ / ۱۹۸۶ء میں تفصیل کے ساتھ لکھا ہے۔ حضرت بابا جی رحمہ اللہ علیہ صاحب کتابخانہ کے والد ماجد ہیں۔ دربار عالیہ مرشد آباد شریف انہی کا بسایا ہوا ہے۔ ان کا انتقال پروردگار کے حکم سے شعبان المعظم ۱۳۰۹ھ مطابق ۱۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ راقم الحروف رمضان ۱۳۱۳ھ میں سفر پشاور کے دوران حضرت کی تربت پاک اور وہاں زیر بحث پارہ اول کے نسخے کی زیارت سے شرف یاب ہو چکا ہے۔ یہاں ایک لطیف نکتے کی طرف اشارہ کرتا چلوں۔ عربی اور فارسی برصغیر کی علمی اور ثقافتی زبانیں رہی ہیں۔ عربی، مدرسوں اور علماء کی زبان تھی اور فارسی، خانقاہوں اور صوفیاء کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم آج بھی خانقاہوں میں جائیں تو فارسی کے آثار باقیہ ملتے ہیں۔ اب جب کہ ہمارے ہاں فارسی زبان کا کلچن قریب قریب ختم ہوتا جا رہا ہے، یہ دیکھ کر حیرت اور مسرت ہوئی کہ حضرت بابا جی کے مزار کا کتبہ فارسی زبان میں ہے یہ علامہ محمد فیض احمد فیض خلیب و مفتی دربار عالیہ گولڑہ شریف ضلع اسلام آباد کا نتیجہ فکر ہے اور گو ہر قلم (لاہور) نے لکھا ہے چونکہ فارسی کے آثار، نوادر کا حکم رکھتے ہیں ہم یہاں اس کتبہ کے اشعار نقل کر رہے ہیں:

قبلہ عشاق باشد روے دوست

مسجد و محراب شان ہم کوے اوست

جذبہ عشق است ساری در جہان

رو فاقیت ان اعرف را بخوان

این سخن آید نہ ہرگز در بیان

باز گویم از فراق دوستان

آہ مرد حق محمد جان گذشت

عاشق آن سرور دوران گذشت

عشق پیغمبر خداے جان او

بس ہمیں سرمایہ ایمان او

شد ہمیش خدمت خلق خدا

این بود ہم شیوہ اہل صفا

صد ہزاران رحمت ایزد تعالیٰ

برو چووش ہم مزار و جملہ آل

باشد اندر نامہ اعمال او

کہ بود اولاد شان از صالحان

مبر و اجر او را بود بے انتہا

این دعائے فیض باشد مستجاب

خاصہ فرزندش کہ نیک افعال او

این عطائے حق بود بر بندگان

خلیفش عبداللہ جان مرد خدا

از طفیل فخر کونین آنجناب